وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا (ﷺ)

طالب الہاشمی/طلال احسن

اندھی عورت:

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک اندھی عورت ٹھوکر کھا کر گر پڑی۔لوگ اسے دیکھ کر ہنسنے لگے،لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اٹھایا اور اس کے گھر پہنچا دیا۔اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ اس عورت کے گھر کھانا لے جاتے تھے۔

بوڑھا مالی:

مکہ میں ایک بوڑھے غلام کو اس کے آقا نے باغ میں پانی دینے کا کام سونپ رکھا تھا۔باغ سے ندی کا فاصلہ بہت زیادہ تھا۔ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ بوڑھا غلام بڑی مشکل سے پانی لا رہا ہے اور اس کے پاؤں کانپ رہے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل درد سے بھر آیا۔بوڑھے کو آرام سے بٹھایا اور اس کا سارا کام خود کر دیا، پھر فرمایا: ”بھائی جب کبھی تمہیں میری مدد کی ضرورت ہو تو مجھے بلا لیا کرو۔“

حبشی غلام کا جنازہ:

ایک حبشی مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ دی اور اسے چپکے سے دفن کر دیا۔جب متواتر کئی روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اسے مسجد میں نہ دیکھا تو اس کا حال دریافت فرمایا۔لوگوں نے بتایا کہ وہ فوت ہوگیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟“

لوگوں نے عرض کیا: ”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اس قابل نہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے مرنے کی اطلاع دی جاتی (یعنی بالکل معمولی آدمی تھا)۔رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے اس خیال کو ناپسند فرمایا۔اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور نمازِ جنازہ پڑھی۔

غلام کی آزادی:

ایک مرتبہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلام کو کسی قصور کی بناء پر پیٹ رہے تھے۔ اتفاق سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے آئے۔ یہ منظر دیکھا تو رنجیدہ ہوکر فرمایا: ”ابومسعود اس غلام پر تمہیں جس قدر اختیار ہے اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے زیادہ اختیار ہے۔“

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک سن کر تھرا اٹھے اور عرض کی: ”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس غلام کو اللہ کی راہ میں آزاد کرتا ہوں۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم ایسا نہ کرتے تو دوزخ کی آگ تم کو چھو لیتی۔“

قحط دور ہوگیا:

ایک دفعہ مکہ میں سخت قحط پڑا۔ لوگوں نے ہڈیاں اور مُردار بھی کھانے شروع کردیے۔ ابوسفیان (جو اُس زمانے میں مسلمان نہیں ہوئے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا: ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم لوگوں کو صلۂ رحمی کی تعلیم دیتے ہو، تمہاری قوم

ہلاک ہو رہی ہے، اپنے خدا سے دعا کیوں نہیں کرتے ...''

مشرکینِ قریش کی ایذا رسانی اور شرارتیں اپنی جگہ، مگر ابوسفیان کی بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک فوراً دعا کے لیے اٹھ گئے۔ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور اس قدر بارش برسائی کہ قحط دور ہو گیا۔

مہمان:

ایک مرتبہ ایک کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان ٹھیرا۔ رات کو سوتے ہوئے اس کے پیٹ میں کچھ گڑبڑ ہو گئی اور بستر ہی پر پاخانہ نکل گیا۔ صبح کو شرمندگی کے باعث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے ہی اٹھ کر چلا گیا۔ راستے میں یاد آیا کہ جلدی میں تلوار وہیں بھول آیا ہوں۔ تلوار لینے کے لیے واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خود بستر کو دھو رہے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم یہ کام کیے دیتے ہیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''نہیں نہیں، وہ شخص میرا مہمان تھا اور مجھے ہی یہ کام کرنا چاہیے۔''

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اس شخص پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بھائی تم اپنی تلوار یہیں بھول گئے تھے، اسے لے جاؤ۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ کریمانہ کو دیکھ کر اس شخص کے دل سے کفر و شرک کا زنگ دور ہو گیا اور وہ اسی وقت مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

مغموم بچہ:

ایک مرتبہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک بچے کو دیکھا جو دوسرے بچوں سے الگ تھلگ سخت مغموم و افسردہ بیٹھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے سے پوچھا: ''بیٹے کیا بات ہے تم مغموم کیوں بیٹھے ہو حالانکہ تمہارے ساتھی کھیل کود رہے ہیں!''

بچے نے جواب دیا: ''میرا باپ فوت ہوگیا ہے اور ماں نے دوسری شادی کر لی ہے۔ اب میرا سرپرست کوئی نہیں ہے۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ محمدؐ تمہارا باپ ہو، عائشہؓ تمہاری ماں ہو اور فاطمہؓ تمہاری بہن ہو۔''

بچہ خوش ہوگیا۔ اسے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سایۂ محبت میں لے لیا۔

اونٹ کی شکایت:

ایک اور موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے، وہاں ایک اونٹ بھوک سے بلبلا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور اس اونٹ کے مالک کو بلا کر فرمایا: ''اس جانور کے بارے میں تم خدا سے نہیں ڈرتے؟''۔

(بشکریہ: روزنامہ جسارت)

(Jasarat Magazine, February 03, 2013)

پیشکش: ابوزبیر [www_alkalam_pk@yahoo.com]